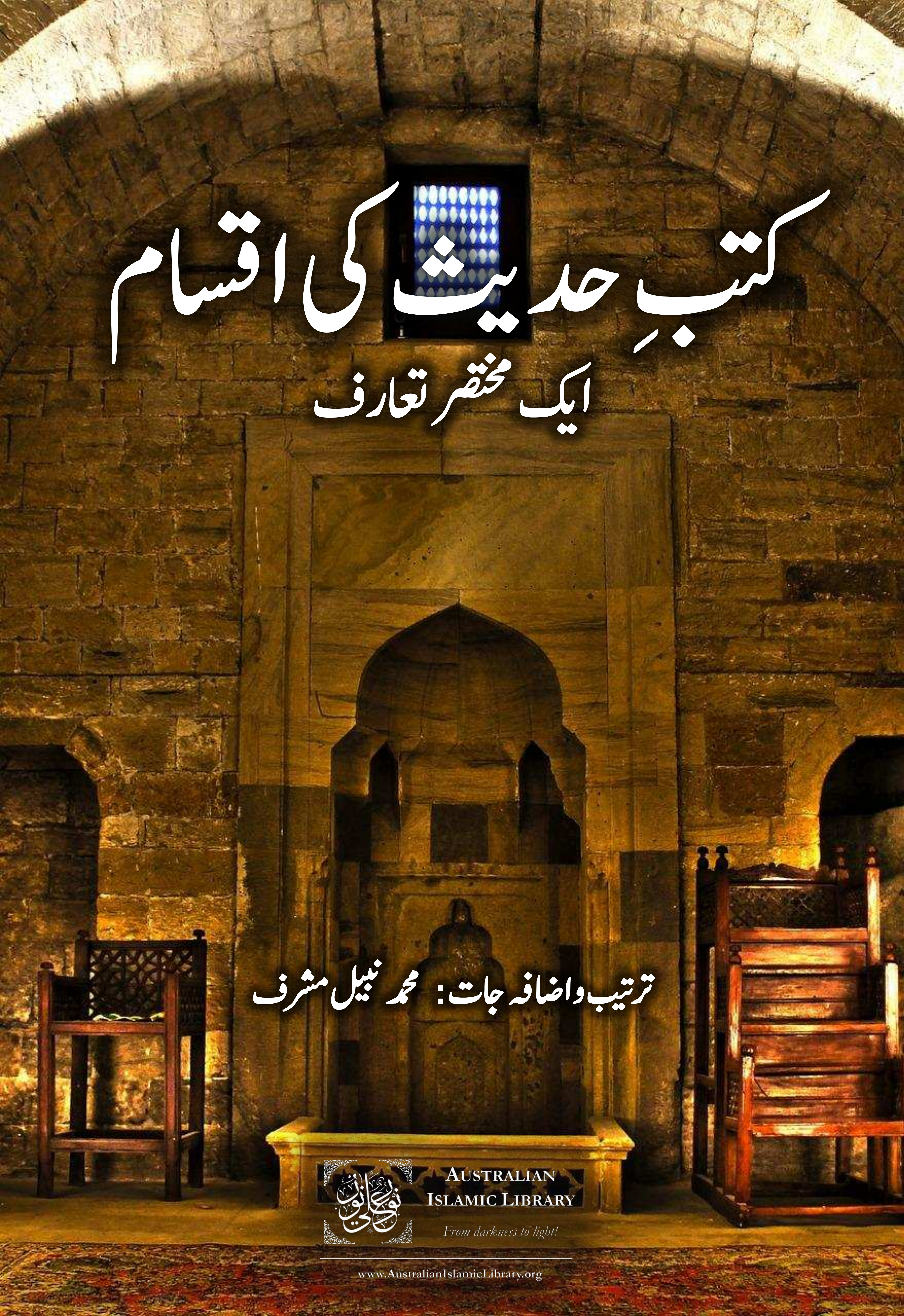


کتبِ حدیث کی اقسام

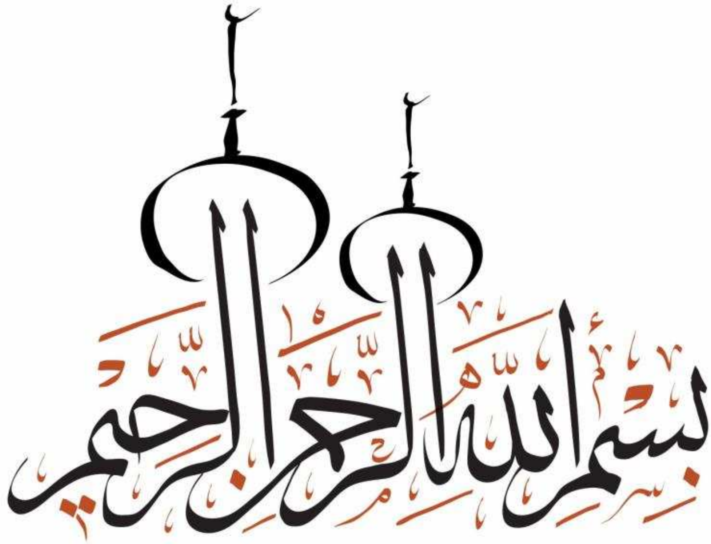
ایک مختصر تعارف

ترتیب واضافہ جات: محمد نبیل مشرف

Australian Islamic Library

From darkness to light!

www.AustralianIslamicLibrary.org


بسم الله الرحمن الرحيم

والدِ گرامی

کی محبتوں اور شفقتوں کے نام

کتبِ حدیث کی اقسام

ترتیب و اضافہ جات: محمد نبیل مشرف

تاریخ اشاعت: مارچ، 2017

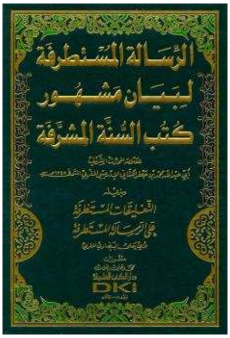
Australian Islamic Library
From darkness to light!
www.AustralianIslamicLibrary.org

مصادر وماخذات

اس کتاب میں موجود معلومات مندرجہ ذیل مضامین و کتب سے اخذ کر کے ترتیب دی گئی ہے۔ کتاب کا مقصد پیشِ نظر رکھتے ہوئے ترتیب کے دوران بحسبِ ضرورت ترجمہ واضافاجات کیئے گئے ہیں:

- کتب احادیث کا تعارف - از حافظ عبدالمنان نور پوری رحمہ اللہ
- ترتیبِ حدیث کا تدریجی ارتقاء - طبقات کتبِ حدیث، مراتب واحکام ۔از مفتی شکیل منصور القاسمی
- علوم الحدیث: ایک تعارف - از مبشر نذیر
- کتبِ حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقسام - محمد شعیب بزمی
- آپ ﷺ کے عہدِ مبارکہ میں لکھے گئے احادیث کے نسخے ۔از ذوالفقار احمد
- A TEXTBOOK OF HADITH STUDIES از ڈاکٹر ہاشم کمالی
- الرسالة المستطرفة لبيان مشهور كتب السنة المشرفة از محمد بن جعفر بن إدریس الحسنی الکتانی

نوٹ:



کتاب ھذا میں کتبِ حدیث کی اقسام کا موضوع اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جو طالبینِ علومِ نبوت اس حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ کتاب الرسالة المستطرفة لبيان مشهور كتب السنة المشرفة سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ اس کتاب کا اردو زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے جس کا عنوان ہے 'تعارف محدثین و کتبِ محدثین' اور اسے دار النور لتحقیق و تصنیف، کراچی نے شائع کیا ہے۔

فہرست

مصادر وماخذات 02

کتب احادیث کا تعارف 06

1.صحیفہ 08

2.الموطات والمصنفات 14

3.المسانید 16

4.الصحاح 19

5.جامع 21

6.سنن 23

7.مستخرج 25

8.مستدرک 27

9.معجم 28

10.الجزء (یا الاجزاء) 29

11.رسائل 30

12.کتب اطراف 31

13.کتب علل 32

14.المختارات 32

15.اربعین 33

16.السنۃ 34

17.مسلسل 34

18. کتب المصطلح 35
19. الفهارس 36
20. کتب الرجال 36
21. الزوائد 37
22. کتب إدلة الأحكام 39
23. کتب الاذكار والادعية 39
24. کتب احادیث المشتهرة 40
25. کتب الاحاديث القدسية 40
26. کتب احادیث المتواترة 41
27. کتب المراسیل 41
28. تجرید (یا مجرد) 41
29. الجمع (یا التعلیق) 42
30. دلائل النبوة 42
31. کتب ورود اسباب الحدیث 43
32. کتب الناسخ والمنسوخ 43
33. اختلاف الحدیث (یا شرح الآثار) 44
34. کتب احادیث الموضوعة 44
35. غریب الحدیث 45
36. افراد و غرائب 45
37. اعراب الحدیث 46
38. الطب النبوی 46
39. تخریج الحدیث 47

40. مغازی وسیرت 47

41. تاریخ 48

طبقات کتب حدیث 49

صحت کے حساب سے طبقات: 49

کتب کے حوالے سے طبقات: 50



کتب احادیث کا تعارف

یہ شرف ہمارے آقا محمد ﷺ کے علاوہ دوسری کسی اور ہستی کو حاصل نہیں کہ ان کے منہ سے نکلا ایک ایک حرف اور ان کی ایک ایک سنت آنے والے تمام زمانوں کے لئے محفوظ ہو جائے۔ حدیث کی کتابت و تدین کا سلسلہ زمانۂ نبوت سے ہی شروع ہو چکا تھا۔ اس زمانے میں صحابہ کرام نے بہت سے مجموعے مرتب کئے اور اپنے تلامذہ تک بزریعہ درس و تدریس منتقل فرمائے۔ ان میں سے کثیر تعداد حدیث کی موجودہ کتابوں میں اپنی اصل شکل میں موجود ہے۔ صحابہ کہ بعد یہ شرف طابعین و طبع طابعین کو حاصل ہوا جنھوں نے ان تک پہنچے والی تمام روایات کو جمع کر کے محفوظ کر دیا۔ ہر زمانے میں خادمینِ نبیِ خاتم یہ عظیم فریضہ سر انجام دیتے رہے ہیں اور قیامت تک دیتے رہیں گے۔ بلاشبہ ہمارے رب نے اپنے حبیب کا ذکر بلند فرمایا ہے: و رفعنا لك ذكرك ۔ صرف یہی نہیں بلکہ اللہ رب العزت نے ان کا نام بھی بلند فرما دیا ہے کہ جنھوں نے اس کے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کے کلام کو سیکھا اور سکھایا۔ جامع ترمذی میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی اس شخص کو تر و تازہ رکھے جو میری بات سنے اور اسے اچھی طرح سمجھے، پھر یاد کر کے دوسروں تک پہنچائے، بہت سے حاملین فقہ اپنے سے زیادہ فقیہ تک فقہ پہنچا دیتے ہیں۔ اللہ تعالی ہمیں بھی اس کلام کی خدمت کرنے والوں میں سے بنادے اور اس کی برکت سے ہماری بھی دنیا اور آخرت کو سنوار دے۔

کتاب کا مقصد:

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین واعمال کو مختلف اوقات میں کثیر ائمہ کرام نے اپنے اپنے انداز سے جمع فرمایا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نئے اسالیب سامنے آتے رہے۔ ان مختلف انداز اور اسالیب کی بناء پر کتب حدیث کی متعدد اقسام منظر عام پر آئیں۔ اس کتاب میں انہی اقسام کی وضاحت کی گئی ہے اور مثالیں پیش کی گئی ہیں۔

اِن کو بیان کرنے کا مقصود یہ ہے کہ :

- جب ہم حدیث کی کسی بھی کتاب کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو کہ اس کتاب کا اسلوب کیا ہے اور اس کو مرتب کرتے ہوئے ائمہ حدیث نے کس بات کو پیش نظر رکھا۔
- نیز اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ رب تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھی ہے جس طرح قرآن کریم کی حفاظت کی ذمہ داری اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْن کے مطابق اپنے ذمہ کرم پر لے رکھی ہے۔ ہر دور میں محدثینِ کرام حفاظت وترویجِ حدیث کے لئے اپنے شب و روز وقف کرتے رہے ہیں جس کی برکتوں سے آج میں اور آپ اپنے پیارے رسول کے الفاظ وافعال کی روشنی میں اپنی زندگیاں منور کرنے کے قابل ہیں۔

ذیل میں کتب حدیث کی اقسام اور ان اقسام کی معروف و متداول کتب کے نام درج کئے جارہے ہیں۔ یہ بات توجہ طلب ہے کہ یہاں دی گئی مثالیں ایک سے زیادہ اقسام کے تحت درج کی جاسکتی ہیں۔ ان مثالوں کا مقصد طالبینِ علومِ دین کو کتبِ حدیث کے ناموں اور اقسام سے متعارف کرانا ہے تاکہ ان کے لئے ان سے استفادہ اور مزید علمی ترقی کی راہیں کھل سکیں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اس مقصد میں کامیابی عطافرمائے ، اس سعی کی برکت سے ہمارے علم و عمل میں برکت دے ، اس کام میں ہونے والی کمی اور کوتاہی کو درگزر فرمائے اور اسے اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین۔



1. صحیفہ

تدوین حدیث کاآغاز عہد رسالت ہی سے ہو چکا تھا۔ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمی کے بیان کے مطابق ۵۲ کے قریب صحابہ تھے جن کے پاس تحریری شکل میں احادیث موجود تھیں۔۔آج کل بعض منکرینِ حدیث، ملاحدہ اور مستشرقین یہ تصور دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ احادیث ہجرت کے دو سو سال بعد جمع کی گئیں۔ یہ دعوی تاریخی اور علمی لحاظ سے نہایت کمزور اور ناپختہ ہے۔ صحابہ کرام کے دست مبارک سے تحریر کردہ احادیث کے کم از کم اڑتالیس مجموعوں کا تذکرہ کتب حدیث میں موجود ہے۔ صحابہ کرام و طابعین کے احادیث کے یہ ذاتی مجموعے صحیفہ کہلاتے تھے۔ تدوینِ حدیث بطریقہ صحیفہ زمانۂ نبوت سے لے کے دوسری صدی کے اوائل تک جاری رہی۔

اس قسم کی کتبِ حدیث سے متعلق عام قارئین کے پاس معلومات کم ہوتی ہیں،اس لئے اس حوالے سے تفصیلات دوسری اقسامِ کتب کے مقابلے میں زیادہ بیان کی گئی ہیں۔ان میں سے کچھ مشہور صحیفوں کا ذکر نیچے درج کیا گیاہے۔

- سن 10 ہجری میں یمن کاعلاقہ نجران فتح ہوا۔آپ ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو وہاں کا عامل مقرر فرمایا۔ جاتے وقت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ایک کتاب لکھواکران کے حوالے کی۔اس کتاب میں عام نصیحتوں کے علاوہ طہارت، نماز، زکوۃ، عشر، حج عمرہ، جہاد، غنیمت اور جزیہ کے احکام، نسلی قومیت کے نظریہ کی ممانعت، دیر (خوں بہا)، بالوں کی وضع، تعلیمِ قرآن اور طرزِ حکم رانی کے متعلق ہدایات درج تھیں۔(تفصیل کے لیے ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی کتاب الوثائق السیاسہ پڑھیے۔) حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کی عمر اس وقت سترہ سال تھی۔انھوں نے اس کتاب کی روشنی میں بہ طور عامل اپنے فرائض بہ حسن خوبی سر انجام دیے۔ان کے انتقال کے بعد یہ کتاب ان کے پوتے ابو بکر کے

پاس رہی۔امام زہری رحمۃاللہ علیہ نے یہ مسودہ انھی سے پڑھااور نقل کیا۔

- صحیفہ صادقیہ ، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا تحریر کردہ ہے۔ طلبہ حدیث نے بعض احادیث کی سند پڑھی ہو گی 'عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی ﷺ ' یہ وہی مجموعہ ہے جو حضرت عبداللہ بن عمرہ کا مرتب کیا ہوا مجموعہ ہے۔اس مجموعہ کی احادیث عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور اپنے پردادا سے روایت کرتے ہیں۔ان کے پردادا سے مراد عبداللہ بن عمرہ بن العاصؓ ہیں۔ یہ پورے کا پورا مجموعہ امام احمد کی مسند میں موجود ہے ااور اسی ترتیب کے ساتھ موجود ہے۔ان کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : "نبی ﷺ کے صحابہ میں سے آپ ﷺ کی حدیثیں مجھ سے زیادہ کسی کے پاس نہیں ۔سوائے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ۔کیوں کہ وہ لکھ لیا کرتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا ۔" (بخاری، ترمذی، سنن دارمی) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اس صحیفے کا خاص خیال رکھتے تھے۔آپ رضی اللہ عنہ کے شاگرد مجاہد رحمۃاللہ علیہ کہتے ہیں : "میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گیااور ایک مسودہ، جو آپ کے تکیے کے نیچے رکھا ہوا تھا، اٹھا کر ہاتھ میں لے لیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مجھے روک دیا۔ میں نے کہا : "آپ تو مجھ سے کچھ نہیں چھپاتے۔" اس پر آپ نے فرمایا : "یہ صادقہ ہے۔یہ وہ کچھ ہے، جو میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے براہِ راست سنا ہے اور آپ کے اور میرے درمیان کوئی تیسرا راوی نہیں ہے۔اگر یہ کتاب اللہ (یعنی وہی حدیث کی کتاب) اور وہظ (آپ رضی اللہ عنہ کی زرعی زمین) میرے لیے موجود رہیں تو پھر مجھے باقی دنیا کی کچھ پروا نہیں ہے۔" (جامع البیان العلم ، اسد الغابہ) روایات بتاتی ہیں کہ انھوں نے اپنی یہ کتاب آں حضرت ﷺ کی اجازت سے تحریر کی تھی۔قریش کے لوگوں نے انھیں صحیفہ صادقیہ لکھنے سے منع کیا تو انھوں نے آپ ﷺ سے اس بات کی شکایت کی۔آپ ﷺ نے فرمایا : "قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ان دونوں لبوں کے درمیان (جو زبان ہے اس) سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔اس لیے تم لکھا کرو۔" (ابنِ سعد، ابو داؤد، المحدث الفاصل، مستدرک) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد یہ مسودہ آپ کی

اولاد کے پاس رہا۔ان کے پڑپوتے حضرت عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اس سے درسِ حدیث دیا کرتے تھے۔ مشہور محدثین یحیٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ اور علی بن المدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عمرو بن شعیب کی روایت کردہ ہر حدیث، خواہ وہ کسی بھی کتاب میں ہو، حضرت عبداللہ بن عمرو کے صحیفہ صادقیہ سے لی گئی ہے۔ (تہذیب التہذیب)

- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے کتاب الصدقہ لکھوائی۔آپ ﷺ اسے اپنے عاملوں کے پاس نہ بھیجنے پائے تھے کہ آپ ﷺ کی انتقال ہو گیا۔آپ ﷺ نے اسے اپنی تلوار کے ساتھ منسلک کر لیا تھا۔آپ ﷺ کی وفات کے بعد اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمل کیا۔ یہاں تک کہ وفات پائی۔ پھر اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمل کیا۔ یہاں تک کہ وفات پائی۔" (سنن ابی داوٗد، جامع ترمذی، الابل والغنم) صحیفہ صادقیہ کی طرح، کتاب الصدقہ کا بھی درس دیا جاتا تھا۔اس کتاب کا درس مشہور محدث ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ (51ہجری۔125ہجری) دیا کرتے تھے۔انھوں نے یہ کتاب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی تھی۔ جسے انھوں نے حفظ کر لیا تھا۔
- یہ بات بھی مشہور ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس احادیث کا تحریر کردہ مجموعہ تھا۔ جو "صحیفہِ علی" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ بھی رسول اکرم ﷺ کے عہدِ مبارک میں لکھا گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اس صحیفے کے متعلق فرمایا: "ہمارے پاس کچھ نہیں، سوائے کتاب اللہ اور اس صحیفے کے جو نبی ﷺ سے منقول ہے۔" (صحیح بخاری شریف) امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں چھ مقامات پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی زبانی اس صحیفے اور اس کے مضامین کا ذکر کیا ہے۔ مشہور مورخ ابنِ سعد کا بیان ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ (اپنے دور خلافت میں) مسجد میں کھڑے ہوئے اور ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر لوگوں سے پوچھا: کون ایسا ہے، جو محض ایک درہم کے عوض علم خریدنا چاہتا ہو؟" اس جملے سے آپ کی مراد یہ تھی کہ تحصیلِ حدیث کا طالبِ علم محض ایک درہم کا کاغذ خریدے اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس احادیثِ نبوی لکھنے کے لیے آجائے۔ بیان کیا گیا ہے

کہ حارث الاعوار نے کاغذ خریدا اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آگیا۔ طبقات ابنِ سعد میں ہے کہ اسلامی تاریخ کی ابتدائی صدیوں میں لفظ "علم" محض علمِ حدیث کے لیے بولا جاتا تھا۔

- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ کے ایک شاگرد ہمام بن منبہ تھے۔ وہ بھی آپ کی طرح یمن کے رہنے والے تھے۔ ہمام بن منبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے کچھ احادیث سن کے انہیں ایک صحیفہ میں جمع کیا تھا۔ یہ اصلا حضرت ابوہریرہ کی تالیف تھی، مگر کتابت کیوجہ سے کاتب کیطرف منسوب ہوئی اور صحیفہ ہمام ابن منبہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ حضرت ابوہریرہ کی وفات 58ھ ہوئی، ظاہر ہے کہ یہ صحیفہ اس سے بھی پہلے لکھا گیا۔ مشہور محقق ڈاکٹر حمید اللہ رحمہ اللہ نے سن 1933 عیسوی میں اس صحیفے کا ایک قلمی نسخہ برلن کی ایک لائیبریری سے اور دوسرا مخطوطہ دمشق کی لائیبریری سے ڈھونڈ نکالا۔ پھر ان دونوں نسخوں کا تقابل کر کے 1955ء میں حیدرآباد دکن سے اسے کتابی شکل میں شائع کیا۔

ان مخطوطوں کے حالات اختصار کے ساتھ نیچے درج کئے گئے ہیں:

  - مخطوطہ برلن: مخطوطہ برلین کا نمبر وہاں کی فہرست مخطوطات عربی میں (1797, 1384 WE) ہے۔ یہ ذخیرہ دوسری جنگ عظیم سے پہلے تک برلین کے سرکاری کتب خانے میں تھا۔ دوران جنگ میں حفاظت کے لیئے یہ شہر تیوبنگن بھیجا گیا اور آج تک وہ وہیں ہے۔ وہاں صحیفہ ہمام ایک مجموعہ رسائل میں ہے جن میں وہ ورق نمبر (54) سے شروع ہو کر نمبر (61) تک یعنی آٹھ ورقوں میں ہے۔ بیچ میں دوجگہ ایک ایک ورق گم ہوگیا ہے۔ اس کا حجم (12.5×17.5) سنٹی میٹر ہے، اور ہر صفحے میں (19) سطریں آئی ہیں۔ اور اس میں ہر حدیث "وقال" (اور انہوں نے کہا) کے الفاظ سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ یہ نسخہ 12 صدی ہجری کے ابتدائی زمانے کا ہے۔
  - مخطوطہ دمشق: دمشق کا مخطوطہ اپنے ہمشیر مخطوطے پر ایسی ہی فوقیت رکھتا ہے جیسے کہ سورج کا نور چاند کی مستعار روشنی پر، اور وہ وہاں کتب خانہ ظاہر یہ میں محفوظ ہے۔ دمشق کا یہ مخطوطہ بھی کئی رسالوں کے مجموعہ کے ضمن میں ہے

لیکن یہ امتیاز رکھتا ہے کہ مکمل ہے اور کتابت کی تاریخ کے لحاظ سے برلن کے مخطوطے سے بھی زیادہ قدیم ہے۔ یہ چھٹی صدی ہجری کا لکھا ہوا ہے۔ اسی طرح یہی وہ اصل نسخہ بھی ہے جو درس اور سماعت میں استعمال ہوتا رہا اور متعدد مرتبہ اس پر اجازت ثبت ہوئی ہے۔ ابن عساکر مصنف "تاریخ دمشق" ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے اسی مخطوطے پر درس دیا، وہ خوش خط ہے البتہ لکھنے والے نے اکثر جگہ حرفوں پر نقطے نہیں دیئے ہیں۔ ہر صفحہ میں 21 یا 22 یا 23 سطریں ہیں۔ اس کا حجم جرمنی کی کتاب کے حجم کے تقریبا برابر ہے۔ یہ نسخہ صلیبی جنگوں کے زمانہ میں دمیاط (مصر) کے ایک نسخے سے نقل کیا گیا ہے۔ ان لڑائیوں اور فتنوں کے زمانہ میں محدثین کے پاس اسلامی درس کے جو عادات اور آداب تھے، ہم ان کو اس کی سماعتوں میں دیکھتے ہیں یہاں ان کی تفصیل کی حاجت نہیں۔

اس صحیفے کی خاص بات یہ ہے کہ یہ صحیفہ پورے کا پورا مسند احمد بن حنبل میں بھی بعینہٖ اسی طرح درج ہے جس طرح ان قلمی نسخوں میں ہے ،امام احمد بن حنبل (رحمۃ اللہ) کا سن 240 ھجری ہے اس طرح صحیفہ مذکور اور مسند احمد بن حنبل میں تقریباً 200 سال کا عرصہ حائل ہے۔ لیکن ان دونوں میں کوئی واضح فرق موجود نہیں۔ ان دونوں میں کمال یکسانیت کا ہونا اس بات کا واضح ثبوت ہے یہ کہ کتابتِ حدیث کا سلسلہ کسی بھی وقت منقطع نہیں ہوا، اسی طرح اس کی احادیث بخاری میں بھی موجود ہیں اور انکے باہم بھی کوئی فرق نہیں۔

یہ احادیث امام احمد اور بخاری تک کیسے پہنچیں اسکی مختصر تفصیل یوں ہے۔ ہمام بن منبہ رحمتہ اللہ نے اپنے استاد سے حدیثوں کا جو مجموعہ حاصل کیا تھا اسے اپنے شاگردوں تک پہنچایا۔ انکا درس بہتوں نے لیا لیکن انکے شاگردوں میں معمر بن راشد یمنی مشہور ہیں، جنہوں نے بغیر حذف واضافہ اس رسالے کو اپنے شاگردوں تک پہنچایا، معمر رحمہ اللہ کو بھی ایک ممتاز اہل علم بطور شاگرد ملے، یہ عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری ہیں یہ بھی یمن سے تھے، یہ بہت

بڑے مؤلف گزرے ہیں انہوں نے المصنف نامی ایک ضخیم تالیف علم حدیث پر چھوڑی (کتابوں کی قسم مصنف کے بارے میں تفصیلات اس کتاب میں آ گے موجود ہیں)۔ عہد نبوی ﷺ وعہد صحابہ کی تاریخ سمجھنے میں اس کتاب سے بڑی مدد ملتی ہے۔

امام عبد الرزاق کو دو نہایت ہی قابل شاگرد ملے، ایک امام احمد حنبل بغدادی اور دوسرے ابوالحسن احمد بن یوسف السلمی رحمۃاللہ علیہ۔ ان دونوں اماموں نے صحیفے کی خاص خدمت کی حضرت امام احمد بن حنبل نے عبدالرزاق کی تمام احادیث بھی لیں اور باقی اساتذہ کی بھی جمع کرلیں۔اور صحیفہ ہمام کی ان تمام روایات کو اپنی کتاب "مسندِ احمد "میں" باب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی ایک خاص فصل میں بلاحذف واضافہ ضم کردیا۔

امام بخاری رحمۃاللہ علیہ (194ھ تا256ھ) اور امام مسلم (204ھ تا261ھ)، امام احمد رحمۃاللہ علیہ کے شاگرد تھے۔یوں اس صحیفہ کی احادیث ان تک بھی پہنچ گئیں۔امام بخاری نے چونکہ موضوع وار حدیثیں مرتب کیں اس لیے صحیفہ ہمام کی احادیث انکی کتابوں کے مختلف ابواب میں منتشر ملتی ہیں۔

امام عبدالرزاق کے دوسرے شاگرد ابوالحسن احمد بن یوسف السلمی رحمۃاللہ علیہ نے اس صحیفے کی مستقل روایت کا سلسلہ جاری رکھا اور ان کو اور ان کے شاگردوں کو نسلاً بعد نسل ایسے شاگرد رشید ملتے گئے۔ جنہوں نے اس قابل قدر یادگار کو آلائش سے پاک اور حفاظت سے رکھا۔ چند نسلوں بعد عبدالوہاب ابن مندہ اصفہانی کا زمانہ آیا تو ان کے دو شاگردوں نے اس رسالے کی حفاظت کا اپنی اپنی جگہ سامان کیا۔ایک توابوالفرج مسعود بن الحسن الثقفی جن کے سلسلے میں محمد بن حنبل اور اسماعیل بن جماعۃ جیسے ممتاز مشاہیر کے نام ملتے ہیں اور کم از کم 852ھ تک باقاعدہ درس اور روایت کی اجازت دینے کا سلسلہ جاری رہا، دوسے ان عبدالوہاب ابن مندہ کے دوسرے شاگرد محمد بن احمد اصفہانی ہیں، جن کے شاگرد ایک خراسانی عالم محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن مسعود المسعودی البند ہی نے صلیبی جنگوں کے زمانے میں 577ھ میں مدرسہ ناصریہ صلاحیہ میں (جو سلطان صلاح الدین نے دمیاط یعنی مصر میں قائم کیا تھا) اس کا درس دیا۔ اتفاق سے یہی اصل نسخہ محفوظ ہے اور 670ھ یعنی

تقریباً پوری ایک صدی تک اسی نسخے پر نسلاً بعد نسل علماء نے اپنے درس کا مدار رکھا اور اس میں اپنی درس دہی اور حاضر الوقت طلبہ کے نام وغیرہ درج کر کے دستخط کئے اس سماع سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ بن ہی جو الملک الافضل بن سلطان صلاح الدین کے استاد تھے، ان کے درس میں دمیاط کا فوجی گورنر تینیس اور دمیاط کے متعدد اساتذہ و فضلاء بھی حاضر تھے۔

2. الموطات والمصنفات

اس قسم کی کتبِ حدیث تدوینِ حدیث کے دوسرے دور سے تعلق رکھتی ہیں اور ان کا دور دوسری صدی ہجری کے تقریبا نصف سے شروع ہوتا ہے۔ صحائف کے برعکس، ان کتابوں میں موضوعاتی ترتیب کا انتظام کیا گیا تھا۔ محدثین کے نزدیک حدیث کی یہ کتب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رضی اللہ عنہم کے اقوال پر مشتمل ہوتی ہیں۔ علماء کرام نے موطا اور مصنف میں یہ فرق بیان کیا ہے کہ موطا میں مولف کے اپنے اقوال بھی شامل ہوتے ہیں جبکہ مصنف میں یہ شامل نہیں ہوتے۔

الموطا کتب کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

- موطأ لامام مالک (امام مالک بن انس کو امام دار الہجرہ اور عالم المدینہ کے القاب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ائمہ اربعہ میں سب سے بڑے امام ہیں کیونکہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو ان کی شاگردی حاصل ہے۔مالکی حضرات انہی کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ موطأ میں امام مالکؒ نے اہل حجاز کی قوی احادیث کو درج کرنے کا التزام کیااور فتاوی صحابہ اور تابعین بھی شامل کردیئے اور ساتھ ہی اپنا نکتۂ نظر بھی پیش کیا۔اسی کتاب کو خلیفہ ہارون الرشید نے ایک آئینی حیثیت یوں دینا چاہی کہ اسی کے مطابق تمام علماء وفقہاء فتوی دیا کریں مگر امام محترم

نے بڑی عاجزی سے فرمایا: یہ صرف میرا علم ہے جبکہ عالم اسلام میں علماء کی خاصی تعداد ہے ان کے علم سے بھی مستفید ہونا چاہئے۔موطأ کو یہ پذیرائی بھی مل چکی تھی کہ تقریباً سن ۳۰۰ھ میں اندلس پہنچ چکی تھی۔ انہی کے معاصر محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی ذئب (م:۱۵۸ھ) نے بھی اپنی موطأ لکھی۔

- موطأ محمد بن عبد الرحمٰن ابی زید
- موطأ عبدان ابو محمد عبد اللہ بن موسیٰ المروزی
- موطأامام محمد بن حسن الشیبانی

الموطأ کتب کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

- مصنف امام عبدالرزاق بن ہمام (مصنف عبدالرزاق کے مخطوطے استنبول اور یمن میں کامل اور حیدرآباد دکن، ٹونک اور حیدرآباد سند وغیرہ میں ناقص موجود تھے، جو اب "مصنف عبدالرزاق" کے نام سے کتابی شکل میں چھپ چکے ہیں)۔
- مصنف امام ابو بکر بن ابی شیبۃ
- مصنف از امام وکیع بن الجراح الرؤاسی (م:۱۹۷ھ)۔ انہوں نے ابن عبد اللہ البجلی، جریر بن حازم، حماد بن سلمہ، سفیانین سے روایت کی اور ان سے امام احمد بن حنبل، اسحٰق بن راہویہ، خلیفہ بن الخیاط، عبد اللہ بن المبارک، محمد بن الصباح الدولابی وغیرہ نے روایت کی۔امام احمدؒ بن حنبل انہیں اوعیۃ العلم قرار دیتے۔ فقاہت حدیث کے ساتھ اپنے حافظہ اور اتقان میں بھی لاثانی تھے۔رقائق وزہد کے مستند عالم تھے۔ امام یحییٰؒ بن معین انہیں عراق کا ثبت وثقہ عالم تسلیم کرتے۔ امام سفیان الثوری رحمہ اللہ کی وفات کے بعد یہ ان کی مسندتدریس پر بیٹھے۔عبد الرزاق الصنعانی کہتے ہیں: میں نے ثوری، ابن عیینہ، معمر، مالک اور دیگر علماء کو دیکھا مگر میری آنکھوں نے وکیع جیسا کوئی عالم نہیں دیکھا۔

3. المسانید

مسانید تدوینِ حدیث کے عمل کا اگلا ارتقائی مرحلہ بنیں۔ اس کی وجہ اس دور میں سندِ حدیث کی بڑھتی ہوئی اہمیت تھی۔ اس کا آغاز بھی دوسری صدی کے نصف سے ہوتا ہے۔

اس کتاب کو مسند کہا جاتا ہے جس میں صحابہ کرام کی ترتیب سے احادیث کو جمع کیا جائے۔ پھر صحابہ کرام کی ترتیب بھی تین لحاظ سے ہو گی۔

1) حروف تہجی کا اعتبار
2) صحابہ کرام باعتبار سوابق اسلامیہ
3) صحابہ کرام باعتبار شرف نسب

حروف تہجی کا اعتبار:

جب حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب لائی جائے گی تو سب سے پہلے ابو بکر، ابوہریرہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کی احادیث کو مرتب کیا جائے گا۔

صحابہ کرام باعتبار سوابق اسلامیہ:

جب سوابق اسلامیہ کے لحاظ سے ترتیب کو ملحوظ رکھا جائے گا تو سب سے پہلے عشرہ مبشرہ کی احادیث ہوں گی۔ اس کے بعد اصحاب بدر، پھر بیعت رضوان والوں کی احادیث ہوں گی، پھر اس کے بعد ان صحابہ کرام کی جو فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔

صحابہ کرام باعتبار شرف نسب:

اس ترتیب کے لحاظ سے پہلے بنو ہاشم کی احادیث لائی جائیں گی۔ اس کے بعد ان کی جن کا تعلق بنو ہاشم کے

ساتھ ہے، مثلًا: حضرت عثمان، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما وغیرہما۔ان کے بعد وہ جو شرف نسب میں زیادہ فضیلت والے ہیں۔

کتب مسانید کا تعارف:

کتب مسانید بہت سی ہیں۔ان میں چند مثالیں نیچے درج ہیں۔

- غالباًسب سے قدیم مسند ، امام عبد اللہ بن المبارک تمیمی (م:۱۸۱ھ) کی ہے جنہوں نے خراسان کی سرزمین کو اپنی حدیثی کتب سے نوازا۔ابوعبد الرحمٰن کنیت رکھتے تھے۔ بہت سی تصانیف لکھیں جن میں المسند، الزہد اور الجہاد نامی کتابیں ہیں۔اپنی تمام عمر سفر حج، جہاد اور تجارت کرتے کرتے گذار دی۔حدیث کے حافظ، فقیہ وقت اور عربی لغت کے علاوہ تاریخی واقعات کے زبردست عالم تھے۔شجاعت وسخاوت میں بھی لاثانی۔خراسان میں ہی ان کا انتقال ہوا۔
- مسند حافظ ابوداؤد طیالسی کی بھی قدیم ترین کتاب ہے۔گیارہ اجزاء پر مشتمل یہ کتاب ایک ضخیم جلد میں چھپ چکی ہے۔ مسند کو جمع کرنے کی کوشش ان کی ذاتی نہیں بلکہ بعض حفاظ خراسان نے اس میں ان روایات کو بطور خاص جمع ومرتب کردیا جو ان سے یونس بن حبیب نے سنی تھیں۔یہی اس مسند کے راوی ہیں جو علمی اعتبار سے ایک ثقہ اور نیکی وبزرگی میں بہت ہی آگے تھے۔
- مسند ابویعلی الموصلی
- مسند عبداللہ بن الزبیر الحمیدی
- مسند خلیفۃ بن خیاط
- مسند ابوبکر احمد بن البزار
- مسند ابن ابی اسامہ
- مسند یعقوب بن شیبہ
- مسند ابوبکر بن ابی شیبہ

- مسند عبد بن حمید
- مسند ابی اسحٰق جوہری
- ائمہ اربعہ میں سے بھی تین ائمہ کرام کی تین مسندیں معروف ہیں جن کے نام مسند امام احمد، مسند شافعی اور مسند ابی حنیفہ ہیں۔
    - مسند امام احمد : بعض لوگوں کا خیال ہے کہ خود امام احمد نے مسند احمد تصنیف نہیں کی بلکہ ان کے ایک لڑکے نے مسند لکھی اور امام احمد کی طرف نسبت کر دی۔ ان کی یہ بات غلط ہے، بلکہ انہوں نے خود مسند احمد لکھی ہے۔ صرف بات اتنی ہے کہ مسند احمد کے اندر جو زیادات احمد ہیں، وہ ان کے لڑکے نے لکھے ہیں۔ علی الاطلاق یہ کہنا کہ یہ مسند احمد ان کے لڑکے نے لکھی ہے، یہ بات جھوٹ ہے۔ پہلے انہوں نے خود کتاب لکھی، لیکن نظر ثانی نہ کر سکے۔ مسند احمد بہت بڑی کتاب ہے۔ چالیس ہزار کے قریب احادیث ہیں۔ کچھ علماء کی رائے ہے کہ جو حدیث مسند احمد میں نہیں، وہ حدیث ہی نہیں۔ ان کی یہ بات مبالغہ پر مبنی ہے۔
    - مسند شافعی: یہ کتاب ان کی اپنی تصنیف کردہ نہیں، بلکہ ان کی طرف منسوب کر دی گئی ہے۔ مسند شافعی میں حروف تہجی کی ترتیب نہیں۔ امام بیہقی نے اپنی کتاب "معرفۃ السنن والآثار" میں امام شافعی کی تمام احادیث کو جمع کر دیا ہے۔
    - مسند ابی حنیفہ: امام ابو حنیفہ کی کتاب مسند ابی حنیفہ جسے مسند امام اعظم بھی کہتے ہیں، یہ کتاب ان کی اپنی تصنیف کردہ نہیں۔ بلکہ مولانا انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں: فقہ اکبر، کتاب العالم والمتعلم، والوسیطین الصغیر والکبیر، یہ سب کتب ان کی طرف منسوب کر دی گئی ہیں۔ مسند ابی حنیفہ پندرہ کتابیں ہیں جو لوگوں کی تصنیف کردہ ہیں، نام مسند ابی حنیفہ رکھ دیا گیا ہے۔ ان میں سے ایک مسند حارثی ہے جس میں امام ابو حنیفہ اور امام اوزاعی کے درمیان رفع الیدین پر مناظرہ ہے، جس کا ذکر عام طور پر احناف اپنی کتابوں میں کرتے ہیں۔ یہ مناظرہ شرح الشرح اور تقریر ترمذی میں درج ہے لیکن میزان الاعتدال میں لکھا ہوا

ہے کہ حارثی ضعیف ہے۔ سلیمان بن داؤد شاذ کونی بھی ضعیف ہے، بلکہ بعض نے کذاب کہا ہے۔ اس لحاظ سے یہ مناظرہ وضعی ہو جاتا ہے۔ بعد میں ایک بزرگ گزرے ہیں جنہوں نے پندرہ کتب مسانید کو ایک جگہ جمع کر دیا جسے آج کل مسند اعظم کہتے ہیں، اس کی شرح ملا علی قاری نے لکھی ہے۔

- چوتھے امام مالک ہیں جنہوں نے اپنی کتاب مؤطا لکھی ہے، جو مسند نہیں۔ یہ ان کی اپنی کتاب ہے۔



4. الصحاح

الصحاح کا دور تدوینِ حدیث کے مراحل کا چھوتھا مرحلہ ہے۔ اس میں لکھی گئی کتب تیسری صدی ہجری سے مرتب ہونا شروع ہوئیں۔

صحاح صحیح کی جمع کو کہتے ہیں۔ یہ وہ کتابیں ہیں جن کے مصنفین نے اس بات کا اہتمام کرنے کی کوشش کی ہے کہ اپنی کتب میں صرف اور صرف صحیح احادیث درج کریں۔ ان میں صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح ابن خزیمہ، صحیح الامام سعید بن عثمان، صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم شامل ہیں۔ بعد کے محدثین نے ان کتابوں کی احادیث کا دوبارہ جائزہ لے کر یہ متعین کرنے کی کوشش کی ہے کہ ان کتابوں کے مصنفین اپنی مقرر کردہ شرط کو پورا کرنے میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ اس تحقیق کے مطابق صرف اور بخاری اور مسلم ایسی کتب ہیں جن کی احادیث کم از کم سند کے اعتبار سے صحت کے اعلیٰ ترین معیار پر پورا اترتی ہیں۔ باقی مصنفین نے اگرچہ کوشش تو بہت کی ہے مگر ان کی کتب میں بعض ضعیف احادیث بھی درج ہو گئی ہیں۔ اگرچہ بخاری اور مسلم کی صرف چند روایات پر متن اور درایت کے اعتبار سے تنقید کی گئی ہے مگر ان کی اسناد کے معاملے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

ترکی کے ایک انتہائی بالغ نظر اور دورجدید کے صف اول کے محققین میں سے ایک محقق ڈاکٹر فواد سیزگن ہیں، جو جرمنی میں رہتے ہیں، اور جرمن زبان میں انہوں نے اسلامی موضوعات پر انتہائی عالمانہ کتابیں لکھی ہیں۔ انہوں نے صحیح بخاری کے مصادر وماخذ پر ایک کتاب لکھی تھی اور صحیح بخاری کے ماخذ کے بارے میں انہوں نے دلائل کے ساتھ یہ ثابت کیا تھا اور جس کا کوئی جواب کسی مغربی مستشرق کے پاس نہیں تھا کہ صحیح بخاری میں جو کچھ مواد شامل ہے وہ نہ صرف سارے کا سارا مستند ترین زبانی روایت کے ساتھ امام بخاری تک پہنچا بلکہ اس میں ہر روایت کے پیچھے مسلسل تحریری ذخائر بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ عبدالرزاق صنعانی امام بخاری کے روات میں شامل تھے۔ وہ امام بخاری کے اساتذہ کے استاد تھے۔ امام بخاری نے بہت سی روایت عبدالرزاق سے لیں۔ عبدالرزاق کی اپنی کتاب موجود تھی جو اس وقت تک نہیں چھپی تھی اور اب چھپ گئی ہے۔ وہ ساری احادیث جو امام بخاری نے عبدالرزاق کے توسط سے لی ہیں وہ جوں کی توں مصنف عبدالرزاق میں موجود ہیں۔ عبدالرزاق کے استاد تھے معمر بن راشدازدی' ان کی کتاب جامع اُس وقت نہیں چھپی تھی اب چھپ گئی ہے۔ اس میں وہ تمام احادیث جو عبدالرزاق نے معمر بن راشد سے لی ہیں وہ سب جوں کی توں موجود ہیں۔ معمر کے سامنے جو ذخائر موجود تھے ان میں سے بعض چھپ گئے ہیں جن میں وہ احادیث موجود ہیں۔ گویا ایک ایک مرحلے پر زبانی روایتیں در جنوں اساتذہ، تابعین اور تبع تابعین کی موجود تھیں۔ اور ان میں سے ہر روایت کے پیچھے ہر محدث کے پاس تحریری ذخائر اور تحریری سند بھی موجود تھی۔

موجودہ دور میں احادیثِ صحیحہ کو جمع کرنے کے حوالے سے جو کارنامہ علامہ ناصر الدین البانی نے انجام دیا ہے، وہ نہایت قابلِ تعریف ہے۔ یہ شیخ موصوف کے علمی کارناموں کی طویل فہرست میں سب سے نمایاں کارنامہ ہے۔ آپ نے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذخیرہ میں غوطہ زن ہو کر ان کو صحت وضعف کے اعتبار سے تقسیم کر کے 'سلسلہ احادیث صحیحہ' اور 'سلسلہ احدایثِ ضعیفہ' ترتیب دیا ہے۔

اس حوالے سے مزید مطالعے کے لئے مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ فرمائیں:

- 'کتابتِ حدیث عہدِ رسالت اور عہدِ صحابہ میں' از مفتی تقی عثمانی
- 'کتابت وتدوینِ حدیث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قلم سے' از ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی



5. جامع

محدثین کی اصطلاح میں جامع اس کتاب کو کہا جاتا ہے۔ جس میں ہر قسم کی احادیث موجود ہوں۔ مثلاً: عقائد، احکام، الرقاق، آداب، تفسیر، شمائل، تاریخ، سیر وغیرہا، فتن، مناقب یعنی زہد وسلوک اور بدء الخلق یعنی اس کتاب میں ہر قسم کی احادیث پائی جاتی ہیں۔

صحاح ستہ میں صرف دو کتابیں ہیں جن کو جامع کہا جاتا ہے۔ صحیح بخاری اور جامع ترمذی کیونکہ ان دونوں میں ہر قسم کی احادیث پائی جاتی ہیں۔

ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ میں تفسیر نہیں۔ مسلم میں ہر طرح کی احادیث ہیں لیکن تفسیر اور قراءت کم ہے۔

ان کے علاوہ بھی کچھ کتابیں جامع میں داخل کی جاسکتی ہیں، مثلاً:

- امام سفیان الثوری کی کتاب الجامع سفیان بن سعید بن مسروق الثوري الكوفي کا ذکر امام الذہبی کی کتاب تذكرة الحفاظ میں ملتا ہے۔ ابن ندیم کی فہرست میں یہ کتاب 'مذہب اہل حدیث' کے باب میں پہلے نمبر پر درج ہے۔
- جامع الاصول لابن اثیر علامہ ابو السعادات مبارک بن محمد ابن اثیر نے تالیف کی ہے۔ اس کتاب میں صحیحین، موطا امام مالک، سنن ابی داؤد، سنن النسائی، جامع الترمذی کی احادیث کی سندوں کو حذف کر کے متون کو فقہی ابواب پر جمع کیا گیا ہے اور ابواب کی ترتیب حروف تہجی پر قائم کی گئی ہے۔تیسیر الاصول جو جامع الاصول کا خلاصہ ہے۔اس کی چار جلدیں ہیں۔
- کتاب جمع الجوامع للسیوطی امام السیوطی کی تالیف ہے۔ ان کا مکمل نام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی ہے۔ یہ حافظ ابن حجر کے شاگرد ہیں۔انہوں نے ہر فن پر مستقل کتاب

لکھی ہے۔ جلال الدین سیوطی جمع الجوامع کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حدیث کی جتنی کتابیں ہیں، وہ سب کی سب میں نے اس میں جمع کر دی ہیں، کوئی حدیث باقی نہیں چھوڑی۔ لیکن ان کا یہ دعویٰ درست نہیں۔ کچھ احادیث ایسی ہیں جو ان سے درج ہونے سے رہ گئیں۔

- بعد میں ایک بزرگ گزرے ہیں جنہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا نام انہوں نے الجامع الازہر من الحدیث النبی الانور رکھا۔ انہوں نے کہا کہ بہت سی ایسی احادیث ہیں جو جمع الجوامع میں نہیں۔ ایک تہائی احادیث رہ گئی ہیں۔ وہ احادیث انہوں نے درج کر دیں۔ للہذا ان کی یہ کتاب بھی جامع ہو گئی۔
- علامہ نور الدین کی کتاب مجمع الزوائد بھی جوامع میں داخل ہے۔ انہوں نے یہ کتاب اپنے استاد کے اشارے پر لکھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ صحاح ستہ کے علاوہ سنن وغیرہ کی احادیث کو بھی جمع کرنا چاہیے۔ یہ بہت مفید کتاب ہے۔ پھر ہر حدیث کے بعد آخر میں یہ فیصلہ بھی دیتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں یا ضعیف ہیں، مگر ہر جگہ ان کے فیصلے درست نہیں۔ اس کے بعد ابن حجر رحمہ اللہ نے کام شروع کر دیا کہ علامہ ہیثمی صاحب کے فیصلے جہاں غلط ہیں، ان کی نشان دہی کر کے درست کر لیے جائیں۔ جب اس بات کا علم علامہ ہیثمی صاحب کو ہوا تو وہ ناراض ہو گئے۔ اس پر ابن حجر رحمہ اللہ نے کام ہی چھوڑ دیا۔
- جمع الفوائد من جامع الاصول ومجمع الزوائد بھی جامع میں داخل ہے۔ اس کتاب میں جامع الاصول اور مجمع الزوائد دونوں کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ کتاب اب پاکستان میں بھی چھپ چکی ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ احادیث ایک جگہ ہونے سے زیادہ ورق گردانی کی ضرورت نہیں پڑتی۔
- علامہ علی متقی حنفی نے کنز العمال کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ یہ جامع قسم کی کتاب ہے۔ اس میں امام سیوطی کی کتاب جامع کبیر اور جمع الجوامع کو یکجا کیا گیا ہے۔ جب مصنف کنز العمال کو لکھنے سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ کتاب بہت طویل ہو گئی ہے۔ اس سے استفادہ مشکل ہو جائے گا تو انہوں نے پھر خود ہی اس کا اختصار کیا، اس کا نام منتخب کنز العمال رکھا۔
- امام ابن کثیر کی کتاب جامع المسانید والسنن حافظ لابن کثیر میں اصول الستۃ، مسند احمد، مسند ابی

یعلی، مسند البزار، المعجم الکبیر وغیرہ کی احادیث جمع کی گئی ہیں۔

- الجامع لاوزاعی۔امام عبدالرحمٰن بن عمروالاوزاعی بلادِ شام کے بلاشرکتِ غیرے امام، فقیہ اور محقق عالم تھے۔ بعلبک میں پیدا ہوئے، بقاع میں پرورش پائی، دمشق میں عمر کا بیشتر حصہ گذارا۔ بنو عباس کا انقلاب آنے پر بیروت آگئے اور وہیں فوت ہوئے۔ان کی حدیثی تصنیف الجامع ہے۔
- اللؤلؤ والمرجان لاستاذ جيله الاستاذ الشيخ محمد فؤاد عبد الباقي میں صحیحین کی متفق علیہ روایات کو جمع کر دیا گیا ہے۔
- الجمع بين الصحيحين: لمحمد بن عبد الله الجوزقي
- الجمع بين الصحيحين: لأبي عبد الله محمد بن أبي نصر فتوح الحميدي
- الجمع بين الصحيحين: لأبي محمد عبد الحق بن عبد الرحمن الإشبيلي

یہ بات قابلِ غور ہے کہ حدیث کی مختلف کتب ایک سے زیادہ قسم سے تعلق رکھ سکتی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری جامع بھی ہے اور صحیح بھی۔



6. سنن

سنن لغت کے لحاظ سے سنت کی جمع ہے۔اور سنت کا ایک معنی طریقہ بھی ہوتا ہے۔ حدیث کی ان کتابوں کی ترتیب بھی فقہی ابواب پر کی جاتی ہے مگر ان میں الایمان، الطهارة، الصلاة، الزکاة کے ابواب شامل ہوتے ہیں۔

سنن کی بہت سی کتابیں ہیں۔ صحاح ستہ کی صرف چار کتابیں سنن میں شامل ہیں۔

- سنن ابی داؤد،
- سنن نسائی،
- سنن ابن ماجہ اور
- سنن ترمذی۔

ان کے علاوہ بھی سنن کی کتابیں ہیں۔ مثلًا:

- ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی کی کتاب سنن دارمی ہے، اس کو مسند دارمی بھی کہہ دیتے ہیں۔ اس کی سند میں رجال قلیل ہیں۔ جس کی وجہ سے اس میں کثرت سے ثلاثیات پائی جاتی ہیں۔ بخاری میں صرف بائیس تیئیس ثلاثیات ہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا خیال ہے کہ صحاح ستہ کے اندر ابن ماجہ کی جگہ سنن دارمی کو داخل کیا جائے کیونکہ ابن ماجہ میں سنن دارمی کی نسبت ضعیف احادیث بہت زیادہ ہیں۔ اس لیے سنن دارمی کو صحاح ستہ میں شامل کرنا زیادہ بہتر ہے۔
- اسی طرح سنن سعید بن منصور،
- سنن دارقطنی
- سنن بیہقی جس کو سنن کبریٰ بھی کہتے ہیں، یہ بہت ضخیم کتاب ہے۔
- امام نسائی کی ایک اور کتاب سنن کبیر بھی ہے۔
- سنن ابن جریج جو کہ عبد الولید عبدالولید ابن عبد العزیز رومی
- سنن ابی بکر احمد ابن سلیمان نجار
- سنن ابی قاسم
- سنن ابوخازم ہشیم بن بشیر سلَمی نے عطاء بن ابی رباح اور سعید بن المسیب کے علمِ حدیث کو جمع کر کے اہلِ واسط کو اپنی علمی تصنیفِ حدیث السنن فی الفقہ اور المغازی کا تحفہ پیش کیا۔ بغداد میں مقیم ہوئے اور بطور محدثِ بغداد مشہور ہوئے۔
- سنن محمد بن عبد الرحمن بن مغیرہ-ابن مغیرہ ابن ابی ذئب کے نام سے بھی مشہور تھے۔ انہوں

نے المُوَطّأاور السنن نام کی دو کتب لکھیں۔ یہ موطأامام مالک کی موطأ سے پہلے متداول تھی۔

- سنن زائدہ بن قدامہ
- ان کے علاوہ بھی محدثین نے بہت سی سنن کی کتابیں لکھی ہیں، جن کی تعداد جامعات سے بھی زیادہ ہے۔

نوٹ:

اوپر درج کی گئی احادیث کی کتب احادیث کے بنیادی ماخذات کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کتابوں کے علاوہ دیگراقسامِ کتب بھی ہیں جو کہ ذیل میں درج کی گئی ہیں۔ لیکن ان کی اکثریت یاتوثانوی ماخذات کی حیثیت رکھتی ہیں یہ احادیث کی صحت کے حوالے سے کم مشہور ہیں۔



7. مستخرج

مستخرج اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس کا مصنف ایک مخصوص کتاب کو سامنے رکھے اور مخصوص کتاب کی احادیث اپنی سند سے بیان کرے۔ اس کی سند میں مخصوص کتاب کے مصنف کا استاد یا استاد کا استاد آجائے تو کوئی حرج نہیں، لیکن مستخرج علیہ کتاب کا مصنف نہیں آنا چاہیے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مصنف مستخرج کو مستخرج علیہ کے مصنف کے سوا دوسری سند نہیں ملتی تو وہ بواسطہ مصنف مستخرج علیہ ہی ذکر کر دیتا ہے لیکن یہ شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ اگر کثرت سے مستخرج علیہ کا مصنف آجائے تو وہ مستخرج نہیں ہو گی۔

محدثین نے اس نوع کی بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں، مثلاً:

- یعقوب بن اسحاق اسفرائینی کی کتاب مستخرج ابی عوانہ اسفرائینی ہے جس کو صحیح ابی عوانہ

بھی کہتے ہیں۔ یہ کتاب صحیح مسلم پر مستخرج ہے۔ صحیح مسلم کی احادیث کو ابو عوانہ نے اپنی سند سے بیان کیا ہے۔

- **مستخرج اسماعیلی جو کہ صحیح بخاری پر مستخرج ہے۔ بخاری کی احادیث کو ابی بکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے اپنی سند سے بیان کیا ہے۔**
- المستخرج للحافظ ابی علی الحسن الماسرجسی، استخرج علی صحیحین۔
- مستخرج البرقاني على الصحيحين
- مستخرج ابی نعیم علی صحیحین
- مستخرج الحافظ ابی احمد الغطریفی علی صحیح بخاری۔
- المستخرج للحافظ ابی حامد احمد بن محمد الہروی ، استخرج علی صحیح مسلم۔
- مستخرج ابی سعید نیسابوری علی صحیح مسلم
- **صحیح بخاری اور مسلم کے علاوہ سنن پر بھی مستخرجات تصنیف کی گئی ہیں۔**

ان مستخرجات کے بہت سے فائدے ہیں۔ مثلاً:

- **علو اسناد:** جس سے اسناد کے واسطے کم ہو جاتے ہیں۔
- **نقص تدلیس کا ازالہ:** اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مستخرج علیہ کتاب میں ایک راوی مدلس ہوتا ہے جو حدیث کو عن سے روایت کرتا ہے، وہی راوی جب مستخرج میں آئے تو اخبرنا یا حدثنا کے الفاظ سے سماع کی صراحت کردے تو تدلیس کا نقص دور ہو جاتا ہے۔
- **وصل انقطاع وارسال:** اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مستخرج علیہ کتاب میں کسی حدیث کی سند منقطع یا مرسل ہوتی ہے، مستخرج میں وہ متصل ہو جاتی ہے۔
- **تعیین مبہم:** اس کی شکل یہ ہوتی ہے کہ مستخرج علیہ کتاب کی کسی حدیث کی سند میں راوی مبہم ہوتا ہے۔ مثلاً: "حدثنی فلان" تو مستخرج میں فلاں کی جگہ اس کا نام آجاتا ہے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ مبہم راوی فلاں ہے، اس سے اس کی تعیین ہو جاتی ہے۔
- **ایضاح مہمل:** اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مستخرج علیہ کتاب میں ایک راوی بلا نسبت ذکر کردیا جاتا ہے۔ مثلاً: "حدثنی محمد"۔ یہاں محمد سے مراد کون ہے؟ معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن یہ

جب مستخرج میں آئے گا تو اس کا نسب درج ہو گا، جس سے اس کی وضاحت ہو جائے گی۔

- **شرح قصہ**: مستخرج علیہ کتاب میں کوئی حدیث بیان ہوتی ہے جس میں کوئی واقعہ ہوتا ہے جس کی طرف صرف اشارہ ہوتا ہے تو مستخرج میں پورا واقعہ ذکر ہوتا ہے، جس سے اصل واقعہ کی شرح ہو جاتی ہے۔
- **تتمہ حدیث**: اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مستخرج علیہ کتاب میں ایک حدیث مختصر ہوتی ہے تو مستخرج حدیث پوری بیان ہو جاتی ہے۔
- **نقص اختلاط کا رفع**: نقص اختلاط کا رفع اس طرح ہوتا ہے کہ مستخرج علیہ کتاب میں کوئی راوی مختلط ہوتا ہے مگر پتہ نہیں چلتا کہ اس کی یہ روایت کس وقت کی ہے؟ جب اس حدیث کو ہم مستخرج میں دیکھتے ہیں تو بسا اوقات اس سے پتہ چل جاتا ہے کہ وہ حدیث قبل از اختلاط کی ہے۔



8. مستدرک

مستدرک اس کتاب کو کہا جاتا ہے کہ ایک خاص کتاب میں وہ احادیث درج ہونے سے رہ گئی ہوں جو اس کتاب کے موضوع میں شامل ہوں، تو ایسی روایات کو الگ جمع کر دینا یا ایسی احادیث کو جمع کرنے والی کتاب کو مستدرک کہا جائے گا۔

مثلاً: مستدرک حاکم ہے، اس میں بخاری و مسلم پر استدراک ہے۔ امام حاکم نے ان احادیث کو جو صحیح تو ہیں لیکن بخاری و مسلم میں نہیں، الگ لکھ دیا ہے۔ چنانچہ امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ احادیث صحیح ہیں لیکن امام بخاری نے درج نہیں کیں۔ بسا اوقات ان کو غلطی لگ جاتی ہے۔ وہ حدیث بخاری و مسلم کے اندر ہوتی ہے، لیکن وہ کہتے ہیں: "ولم یخرجاہ"

ابن الصلاح نے لکھا ہے کہ کسی حدیث کا مستدرک حاکم کے اندر آجانا، یہ صحت کی دلیل نہیں، بلکہ وہاں تحقیق کرنی پڑے گی۔ اس لیے امام ذہبی رحمہ اللہ نے مستدرک حاکم پر ایک کتاب لکھی ہے جو تلخیص مستدرک کے نام سے معروف ہے۔ اس میں وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ اسی طرح صحیح ابن حبان اور صحیح ابن خزیمہ میں کسی حدیث کے آجانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ حدیث صحیح ہے، بلکہ تحقیق کرنی پڑے گی۔



9. معجم

محدثین کی اصطلاح میں معجم اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں احادیث کو بترتیب شیوخ لکھا جائے۔ شیوخ کی ترتیب میں تین قسمیں ہوسکتی ہیں:

1) ترتیب وفات کے لحاظ سے
2) تقویٰ وعلم کے لحاظ سے
3) حروف تہجی کے اعتبار سے

ترتیب وفات کے لحاظ سے:

جو استاد پہلے فوت ہو جائے، اس کی احادیث کو پہلے لکھنا اور جو استاد بعد میں فوت ہو، اس کی احادیث بعد میں ذکر کرنا۔ اسی طرح آگے وفات کا اعتبار کیا جائے۔

تقویٰ وعلم کے لحاظ سے:

جو استاد زیادہ علم و تقویٰ والا ہو، اس کی احادیث کو پہلے ذکر کرنا، اس کے بعد علم و تقویٰ کے لحاظ سے جو

ہو، اس کا خیال رکھنا۔

حروف تہجی کے اعتبار سے:

جن استادوں کے نام کی ابتداء "الف" سے ہوتی ہے، ان کی احادیث کو پہلے نقل کیا جائے، پھر وہ اساتذہ جن کے نام کی ابتداء "ب" سے ہوتی ہے۔اسی طرح آگے لحاظ رکھا جائے۔

حروف والی ترتیب کے مطابق تین کتابیں مشہور ہیں جن کے مصنف امام نسائی کے شاگرد ابوالقاسم طبرانی ہیں۔

- المعجم الکبیر
- المعجم الاوسط
- المعجم الصغیر (اس کتاب میں امام طبرانی نے اپنے اساتذہ کی ایک ایک حدیث جمع کی ہیں)

مزید مثالیں درج ذیل ہیں:

- معجم الصحابہ از ابو محمد حسین ابن مسعود بغوی
- معجم الصحابہ از ابن قانع البغدادی

ان قسم کتابوں کی ایک نئی شکل بھی سامنے آگئی ہے کہ حروف تہجی کے اعتبار سے احادیث کے ٹکڑے لکھ لیے ہیں، پھر ان کو بیان کرنے والی کتب حدیث کے حوالے نقل کر دیے ہیں۔

10. الجزء (یا الاجزاء)

محدثین کی اصطلاح میں الجزء اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں کسی ایک شخص یا صرف ایک مسئلہ یا مضمون

کی احادیث جمع کی جائیں۔ مثلاً: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی احادیث جمع کر دی جائیں، اس کا نام جزء ابی بکر ہو جائے گا۔

اس نوع کی بہت سی کتب لکھی گئی ہیں۔ مثلاً:

- امام بخاری کی جزء رفع الیدین، جزء القراءۃ۔
- امام بیہقی نے بھی کتاب القراءۃ کے نام سے کتاب لکھی ہے، وہ بھی جزء میں شامل ہو گی۔
- جزء حدیث سفیان بن عیینہ
- جزء الحسن بن العرفۃ العبدی
- جزء محمد بن عاصم الاصبحانی
- جزء احمد بن عصام
- جزء فی طرق حدیث من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار، ابن حجر العسقلانی
- جزء فیہ طرق حدیث طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم، امام سیوطی

11. رسائل

کتبِ حدیث کی ایک قسم رسائل بھی ہے جو اجزاء قسم کی کتب سے مماثلت رکھتی ہے۔ لیکن ان میں فرق یہ ہے کہ رسائل میں موضوعِ بحث کو زیادہ مخصوص رکھا جاتا ہے۔ رسائل کو محدثین کی زبان میں کتب بھی کہا جاتا ہے۔ امام سیوطی اور امام ابن حجر عسقلانی کی بہت سی کتابیں اسی قسم کی کتبِ حدیث کے ضمرے میں آتی ہیں۔

12. کتب اطراف

محدثین کے نزدیک اطراف کی شکل یہ ہوتی ہے کہ ایک مخصوص حدیث کی تمام اسانید یا کئی مخصوص احادیث کی اسانید کو جمع کر دیا جائے۔ مثلاً: ایک حدیث کا ٹکڑا نقل کر کے تمام اسانید لکھنا شروع کر دیں۔ جہاں ایک جگہ تمام اسانید جمع ہو جائیں، وہاں سے آگے ایک سند نقل کر دی جائے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ حدیث نبوی کی ایسی کتب ہیں جن میں حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا جاتا ہے، جس کے ذریعے باقی حدیث کا حصہ معلوم ہو جائے کہ یہ حدیث کس کتاب میں موجود ہے۔

اس نوع کی بہت سی کتب ہیں۔ مثلاً:

- اطراف کتب ستہ ، ابن عساکر کی کتاب " الاشراف على معرفةالاطراف "۔ اس میں انہوں نے سنن اربعہ کے اطراف کو جمع کیا ہے۔ انہوں نے صحیحین کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ ان پر پہلے ہی کافی کام ہو چکا ہے۔
- حافظ جمال الدین مزی کی کتاب "تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف" ہے۔ اس کے اندر انہوں نے کتب ستہ کے اطراف کو جمع کیا ہے۔ پھر کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔
- ایک کتاب "اتحاف المہرة باطراف العشرة" ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس میں دس کتب کے اطراف جمع کیے ہیں۔ صحاح ستہ اور چاروں مسندیں مل کر دس کتابیں بن جاتی ہیں۔
- حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی کتاب اطراف المختارہ بھی ہے۔ اسی طرح کتب اطراف سے اطراف صحیحین ہے۔ یہ کتاب ابو مسعود دمشقی رحمہ اللہ نے لکھی ہے۔

13. کتب علل

محدثین کی اصطلاح میں کتب علل سے مراد وہ کتابیں ہوں گی جن میں احادیث کو مع بیان علل درج کیا جائے۔

اس نوع کی بہت سی کتابیں ہیں۔

- امام ترمذی نے اس موضوع پر دو کتابیں لکھی ہیں۔
- كتاب العلل الحديث الامام الحافظ عبدالرحمن بن ابی حاتم الرازی
- العلل الحافظ علی بن عبدالله المدینی
- العلل الحافظ ابوالحسن علی بن عمر الدار قطنی
- العلل المتناہیۃ فی الاحادیث الواہیۃ الامام عبدالرحمن بن علی المعروف بابن الجوزی۔

ان کے علاوہ بھی محدثین نے اس موضوع پر کتابیں لکھی ہیں۔

14. المختارات

کتب المختارات سے مراد منتخب احادیث کی کتابیں ہیں۔ یہ انتخاب کئی اقسام کا ہو سکتا ہے۔

- موضوعاتی اعتبار سے۔اس حوالے سے کچھ ذیلی اقسام بھی بیان کی جاسکتی ہیں مثلا:
  - **الترغیب والترھیب:**

امام منذری کی کتاب الترغیب والترھیب اس کی مثال ہے۔آپ نے اللہ تعالی کی طرف رغبت اور عذاب سے خوف دلانے والی احادیث کا انتخاب کیا ہے۔ مگر اس کتاب پر بڑااعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اس میں موجودِاحادیث کی بڑی تعداد صحت کے معیار پر پوری نہیں اترتی. اس لیے ایک عام شخص اس کتاب سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا. (اگرچہ اب تحقیق وتخریج شدہ ایڈیشن سے یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔)

- **کتب الزہد:**

حدیث نبوی کی ایسی کتب جو دنیا سے بے رغبتی اور طلبِ آخرت کی احادیث پر مشتمل ہوں۔ اس قسم کی کتب کو رسالہ یا کتب المختارات کی ذیلی قسم بھی سمجھا جاسکتا ہے۔

- الزہد الامام عبداللہ بن المبارک
- الزہد الامام وکیع بن الجراح
- الزہد الامام احمد بن حنبل
- الزہد الکبیر الامام البیہقی

- ان کتابوں کی دوسری مثال امام نووی کی مشہور کتاب ریاض الصالحین ہے۔ یہ بھی دراصل احادیث کے انتخاب پر مشتمل کتاب ہے۔



15. اربعین

محدثین کی اصطلاح میں اربعین اس کتاب کو کہا جائے گا جس میں ایک شخص کی ایک موضوع پر یا متعدد اشخاص کی متعدد موضوعات پر چالیس احادیث کو جمع کیا جائے۔ یہ بھی ایک لحاظ سے مختارات ہی کی ایک قسم کہی جاسکتی ہے۔

ایسی کتابوں کی طرف توجہ اس لیے دی گئی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص چالیس احادیث یاد کرلے، وہ فقیہ ہے۔اس وجہ سے اربعین کے نام سے کئی کتابیں لکھی گئیں۔ لیکن حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اس کی سند ضعیف ہے۔امام نووی نے ایک کتاب اربعین لکھی ہے، اس کی بہت سی شروحات ہیں۔

.16 السنۃ

حدیث کی وہ کتابیں جن میں اتباع نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بدعات سے اجتناب کی احادیث ہوں۔ عقیدہ کے مضمون پر لکھی گئی کتب بھی اکثر السنہ کہلاتی ہیں۔ مثلاً

- الرد علی الجہمیۃ الامام الدارمی
- السنۃ ابن ابی عاصم
- کتاب السنۃ عبداللہ بن احمد الشیبانی

.17 مسلسل

محدثین کی اصطلاح میں مسلسل اس کتاب کو کہتے ہیں جس کتاب کے اندر وہ احادیث جمع کی جائیں جن حدیثوں میں راوی یا رواۃ کی کوئی صفت، فعل یا کوئی قولی تسلسل موجود ہو۔

مثلاً: ایک شخص نے حدیث بیان کی اور ہنس دیا۔ پھر اس کا شاگرد بھی ہنس پڑا۔ اسی طرح تمام راوی حدیث بیان کرتے ہوئے ہنسیں۔اس قسم کی احادیث جس کتاب میں جمع کی جائیں، اس کا نام مسلسل بالفعل

ہوگا۔اگر کسی دوسری صفت والی احادیث جمع کی جائیں تو یہ کتاب مسلسل ہوگی۔

اس سلسلے کی ایک حدیث مسلسل باولیہ ہے، جس میں ہر راوی کہتا ہے: اول حدیث کہ ملاقات اول میں یہ بتایا۔ایک حدیث مسلسل بتحریک الشفتین ہے۔جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی تو ہونٹ ہلائے۔اس طرح ہر راوی حدیث بیان کرتے ہوئے ہونٹ ہلاتا ہے۔اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ حدیث میں پختگی اور وثوق پیدا ہوتا ہے۔

حدیث نبوی کی ایسی کتب، یعنی کتب احادیث المسلسلۃ، کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

- العذاب السلسل فی الحدیث المسلسل الامام شمس الدین محمدبن احمد الذہبی
- الجواہر المکلکلۃ فی الاخبار المسلسلۃ السخاوی



18. کتب المصطلح

یہ وہ کتابیں ہیں جو علم حدیث کی اصطلاحات اور ان کے قواعد پر مشتمل ہیں۔

مثلا:

- نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر في مصطلح أهل الأثر - اِحمد بن علی بن محمد بن حجر العسقلانی
- النكت علی كتاب ابن الصلاح، اِحمد بن علی بن حجر العسقلانی
- من اطيب فی علم المصطلح- عبد الكريم العباد، عبد المحسن العباد

19. الفہارس

جو احادیث کی آسان فہرستوں پر مشتمل ہوتی ہیں تاکہ حدیث کو آسانی سے حدیث کی اصل کتابوں میں ڈھونڈا جاسکے۔ مثلا:

- امام سیوطی رحمۃاللہ علیہ کی الجامع الصغیر
- مفتاح کنوز السنة جو ایک مستشرق فینسنک کی تالیف ہے۔اس کا ترجمہ محمد فؤاد عبد الباقی رحمہ اللہ نے کیا ھے۔ یہ چودہ کتابوں کی فہرستوں پر مشتمل ہے۔ یعنی کتب ستۃ، مسند اِحمد، مؤطاً مالک، سنن الدارمی، مسند زید بن علی، طبقات ابن سعد، مسند الطیالسی، سیرت ابن ہشام، مغازی واقدی.
- المعجم المفہرس لالفاظ الحديث

20. کتب الرجال

یہ وہ کتابیں ہیں جو حدیث کے راویوں کے حالات زندگی پر مشتمل ہیں۔

ان کی کئی قسمیں ہیں: کچھ صرف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اِجمعین کے حالات زندگی پر مشتمل ہیں مثلا:

- ابن حجر رحمۃاللہ علیہ کی الإصابة.
- کچھ کتب عام راویوں کے حالات زندگی پر مشتمل ھیں۔
- کچھ صرف ضعیف راویوں سے متعلق ہوتی ہیں۔ جیسے ابن عدی کی :الكامل في الضعفاء۔

21. الزوائد

حدیث نبوی کی ایسی کتب جن میں کچھ کتب حدیث کی احادیث پر کسی کتاب یا کتب سے زائد احادیث جمع کی جاتی ہیں۔

ان کتابوں کی چار اقسام ہیں:

- زوائد علی صحیحین،
- زوائد علی الکتب الستہ،
- زوائد علی کتب الخمسہ،
- زوائد علی کتب الستہ و مسند احمد

اس قسم کی کتابوں کی کچھ مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

- المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ حافظ ابن حجر -**اس کتاب میں درج ذیل کتب کی اصول ستہ پر زائد احادیث جمع کیں:** مسند ابی عمر العدنی، مسند الحمیدی، مسند مسدد، مسند الطیالسی، مسند ابن منیع، مسند ابن ابی شیبۃ، مسند عبد بن حمید، مسند الحارث
- مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجۃ حافظ البوصیری - **اس کتاب میں سنن ابن ماجہ کی صحیح البخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، جامع الترمذی، سنن النسائی پر زائد احادیث جمع کی ہیں۔**
- مجمع الزوائد ومنبع الفوائد **(مؤلف: علی بن ابی بکر بن سلیمان الہیثمی نور الدین)۔اس کتاب میں امام ہیثمی نے پہلے زوائد پر پانچ کتب تحریر کیں: پہلی کتاب میں، مسند احمد سے ایسی احادیث جمع کی جو اصول ستہ میں موجود نہیں،اس طرح مسند بزار، مسند ابی یعلی، معجم الکبیر اور معجم الصغیر اور اوسط پر کام مکمل کیا پھر ان چھ کتب کے زوائد کو درج ذیل کتب میں آپس میں جمع کیا:** غایۃ المقصد فی زوائد الامام احمد (مسند احمد)، البحر الزخار فی زوائد البزار ، المقصد الاعلی

فی زوائد ابی یعلی (مسند ابی یعلی)، البدر المنیر فی زوائد المجعم الکبیر (لطبرانی)، مجمع البحرین فی زوائد المعجمین (الصغیر والاوسط لطبرانی)

- اتحاف الخیرۃ المہرۃ **بزوائد المسانید العشرۃ حافظ شہاب الدین احمد بن ابی بکر البوصیری۔ اس کتاب میں دس مسانید کی اصول ستہ پر زائد احادیث جمع کی ہیں**: مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند مسدد، مسند الحمیدی، مسند ابن عمر العدنی، مسند اسحاق بن راہویۃ، مسند ابی بکر بن ابی شیبۃ، مسند احمدبن منیع، مسند عبدبن حمید، مسند الحارث بن محمد بن ابی اسامۃ، المسند الکبیر لابی یعلی
- زوائد سنن سعید بن منصور علی الکتب الستة من الأحادیث المرفوعة
- كشف الأستار عن زوائد البزار **(مؤلف: علی بن إبی بکر الہیثمی نور الدین)**
- مصباح الزجاجة في زوائد ابن ماجة **(مؤلف: المؤلف: إحمد بن إبی بکر بن اسماعیل بن سلیم بن قایماز البوصیری الکنانی المصری شہاب الدین إبو العباس)**
- زوائد مسند الحميدي على الكتب الستة
- زوائد مصنف الإمام عبد الرزاق الصنعاني على الكتب الستة من الأحاديث المرفوعة
- المقصد العلي في زوائد أبي يعلى الموصلي **(مؤلف: علی بن إبی بکر الہیثمی نور الدین)**
- زوائد الأحاديث المختارة لضياء الدين المقدسي على الكتب التسعة **(مؤلف: صالح إحمد الشامی)**
- زوائد الموطأ والمسند على الكتب الستة للإمامين مالك وأحمد **(مؤلف: صالح إحمد الشامی)**
- زوائد سنن أبي داود على الصحيحين والكلام على علل بعض حديثه **(مؤلف: عبد العزیز بن مرزوق الطریفی)**
- مجمع البحرين في زوائد المعجمين المعجم الأوسط والمعجم الصغير للطبراني **(مؤلف: علی بن إبی بکر الہیثمی نور الدین)**
- الإيماء إلى زوائد الأمالي والأجزاء **(مؤلف: نبیل سعد الدین جرار)**
- زوائد السنن الكبرى للبيهقي على الكتب الستة وعليه تعليقات الإمامين الذهبي وابن التركماني **(مؤلف: صالح إحمد الشامی)**
- زوائد السنن على الصحيحين **(مؤلف: صالح إحمد الشامی)**

- موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان **(مؤلف: علی بن ابی بکر الهیثمی نور الدین)**

22. کتب ادلۃ الأحکام

یہ وہ کتابیں ہیں جن میں فقہی احکام کے دلائل فقہی ترتیب سے جمع کیے گئے ہیں جیسے کتاب الصلاۃ، کتاب الطہارۃ وغیرہ۔ مثلا:

- المنتقى في الأحكام **جو کہ** عبد السلام بن عبد الله ابن تيمية **کی تالیف ہے۔**
- بلوغ المرام من أحاديث الأحكام **جو حافظ ابن حجر کی مشہور کتاب ہے۔**
- لمنتقى من السنن المسندة عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
- العمدة فی الاحكام فی معالم الحلال والحرام حافظ عبدالغنی بن عبدالرحمن المقدسی
- الالمام باحاديث الاحكام حافظ تقی الدين بن دقيق العيد
- تقريب الاسانيد وترتيب المسانيد لحافظ زين الدين ابی الفضل عبدالرحيم العراقی

23. کتب الاذکار والادعیة

حدیث نبوی کی ایسی کتب جو صرف ذکر واذکار اور دعاؤں کی احادیث پر مشتمل ہیں۔ مثلًا

- عمل اليوم والليلة لامام النسائی **(303 ہجری)**
- عمل اليوم والليلة احمدبن محمد الدينوری، ابن السنی **(364 ہجری)**

- الاذکار الامام محی الدین ابی زکریا یحی بن شرف النووی (676ہجری)
- وظائف الیوم واللیلۃ حافظ السیوطی (911ہجری)



24. کتب احادیث المشتہرۃ

حدیث نبوی کی ایسی کتب جو صرف مشہور عام احادیث پر مشتمل ہیں (صحیح، ضعیف، موضوع)۔ایسی کتب احادیث میں وہ کتابیں شامل ہیں جن میں عام طور پر مشہور اور زبان زد حدیثوں کی تحقیق کی جاتی ہے۔

- اللالی المنثورۃ فی الاحادیث المشہورۃ حافظ محمد بن عبداللہ الزرکشی
- المقاصد الحسنۃ فی بیان کثیر من الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنۃ حافظ السخاوی
- الدرالمنثور فی الاحادیث المشتہرۃ للسیوطی
- کشف الخفاء ومزیل الالباس الشیخ اسماعیل محمد بن العجلونی



25. کتب الاحادیث القدسیۃ

حدیث نبوی کی ایسی کتب جو صرف احادیث قدسیہ پر مشتمل ہیں مثلاً

- الاربعین الالہیۃ لابی الحسن علی بن المفضل المقدسی
- الاتحافات السنیۃ بالاحادیث القدسیۃ لحافظ عبالرؤف المناوی

26. کتب احادیث المتواترة

حدیث نبوی کی ایسی کتب جو متواتر احادیث پر مشتمل ہیں جیسے

- ازہار المتناثرة فی الاحادیث المتواترة السیوطی
- لقط اللالی المتناثرہ فی الاحادیث المتواترة، علامہ محمد مرتضی الزبیدی
- نظم المتناثرة فی الاخبار المتواترة الشیخ محمد بن جعفر الکتانی

27. کتب المراسیل

وہ کتب حدیث جو مرسل احادیث پر مشتمل ہیں مثلاً

- المراسیل لابی داؤد السجستانی
- المراسیل حافظ ابی محمد عبدالرحمن بن ابی حاتم محمد بن ادریس الرازی
- جامع التحصیل فی احکام المراسیل حافظ صلاح الدین سعید بن خلیل بن کیکلدی العلائی
- تحفۃ التحصیل فی ذکر المراسیل حافظ ولی الدین احمد بن عبدالرحیم العراقی

28. تجرید (یا مجرد)

وہ کتاب ہے جس میں کسی کتاب کی سند یا مکررات کو حذف کر کے صرف صحابی کا نام لے کر احادیث لکھے گئے ہوں۔ جیسے زبیدی کی تجرید بخاری، اور قرطبیؒ کی تجرید مسلم۔

29. الجمع (یا التعلیق)

وہ کتاب ہے جس میں مختلف کتابوں کی احادیث بحذفِ السند جمع کر دیئے گئے ہوں۔ جیسے ابن الاثیر کی جامع الاصول۔ اسناد حذف کر کے احادیث جمع کئے جانے والے مجموعوں میں مصابیح السنہ بھی اپنا منفرد مقام رکھتی ہے۔ اس میں ابو محمد الحسین ابی مسعود البغوی نے 4434 احادیث جمع کی ہیں جن میں سے 2434 صحیحین میں سے ہیں۔ حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ المصابیح اسی کتاب مصابیح السنہ، اور ایک اور کتاب مشکوٰۃ کا مجموعہ ہے۔ کتبِ حدیث کے مجموعات میں اس کا نام سر فہرست ہے اور بہت سے دینی مدارس میں یہ کتاب شاملِ نصاب ہے۔اس لیے بہت سے اہل علم نے اس کی عربی، اردو زبان میں شروحات اور حواشی لکھے ہیں۔ صاحب مشکوٰۃ نے احادیث مشکوٰۃ کے راویوں اور مخرجین کے علاوہ احادیث کے ضمن میں آنے والی شخصیات کا بھی ایک الگ کتاب میں بالاختصار تذکرہ کیا ہے جس کا نام "الاکمال فی اسماء الرجال" ہے مدارسِ اسلامیہ میں پڑھائے جانے والے درسی نسخہ کے آخر میں یہ کتاب مطبوع ہے۔ مشکوٰۃ پڑھنے والے ہر شخص کے لیے "الاکمال فی اسماء الرجال" کا پڑھنا از حد ضروری ہے۔

30. دلائل النبوۃ

ایسی کتب حدیث نبوی جو معجزات نبوی کی احادیث پر مشتمل ہوں:

- دلائل النبوة الامام جعفر بن محمد الفریابی
- دلائل النبوة حافظ احمد بن عبداللہ المعروف بابی نعیم الاصبہانی
- دلائل النبوة ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی

31. کتب ورود اسباب الحدیث

حدیث نبوی کی ایسی کتب جن میں احادیث بیان کرنے کے اسباب بیان کئے جاتے ہیں (جیسے قرآن کریم کی آیات کے اسباب نزول)۔

- سبب ورود الحدیث الامام السیوطی
- البیان والتعریف فی اسباب ورود الحدیث الشریف الشیخ ابراہیم بن محمد

32. کتب الناسخ والمنسوخ

حدیث نبوی کی ایسی کتب جو احادیث ناسخہ اور منسوخہ پر مشتمل ہیں:

- الناسخ والمنسوخ الامام ابی حفص عمر بن شاہین
- الاعتبار فی بیان الناسخ والمنسوخ من الاثار ابوبکر محمد بن موسی الحازمی

33. اختلاف الحدیث (یا شرح الآثار)

حدیث نبوی کی ایسی کتب جن میں ایسی احادیث بیان کی جاتی ہیں جو ظاہری طور پر متعارض اور متضاد معلوم ہوتی ہیں، ان کتب میں وہ احادیث توافق اور دلائل سے جمع کی جاتی ہے۔

- اختلاف الحديث الامام ابی عبدالله محمد بن ادريس الشافعی
- تاويل مختلف الحديث الامام الحافظ عبدالله بن مسلم بن قتيبة الدينوری
- مشكل الاثار الامام ابی جعفر بن محمد الطحاوی

34. کتب احادیث الموضوعۃ

ایسی کتب جن میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ایسے اقوال و اعمال درج کئے گئے ہوں جو حقیقتاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صادر ہی نہ ہوئے ہوں۔ ان کو ذکر کرنے کا مقصود ان اقوال و اعمال پر بھروسہ و اعتماد نہ کرنے کی طرف توجہ دلانا ہوتا ہے کہ یہ جھوٹی باتیں ہیں، ان پر اعتماد نہ کیا جائے۔ مثلا:

- كتاب معرفة التذكرة فی الاحاديث الموضوعة الامام محمد بن طاہر المقدسی
- الموضوعات الكبرى عبدالرحمن بن علی الجوزی
- المنار المنيف فی الصحيح والضعيف – ابن القيم الجوزی
- موضوعات الصاغانی الامام الحسن بن محمد الصاغانی
- الالی المصنوعة فی الاحاديث الموضوعة السيوطی

- الاسرار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعات الکبری) العلامۃ الملا علی القاری
- المصنوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع (الموضوعات الصغری) العلامۃ الملا علی قاری۔
- الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ العلامۃ محمد بن علی الشوکانی
- سلسلہ احادیث الضعیفہ **۔علامہ ناصر الدین البانی**

35. غریب الحدیث

حدیث کی ایسی کتب جن میں احادیث کے مشکل الفاظ کی وضاحت کی جائے۔

- غریب الحدیث ابو عبیدالقاسم بن سلام الہروی
- الفائق فی غریب الحدیث ابوالقاسم جاراللہ محمود بن عمر الزمخشری
- النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر الامام ابن الاثیر الجزری
- غریب الحدیث حافظ ابن حجر
- جزری کی النہایۃ فی غریب الحدیث لجزری
- جمع بحارالانوار **از طاہر پٹنی**

36. افراد و غرائب

وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک محدث کے تمام تفردات کو یکجا کر دیا گیا ہو، جیسے دار قطنی نے ایک کتاب میں امام مالک کے غرائب جمع کئے ہیں۔

37. اعراب الحدیث

حدیث کی ایسی کتب جن میں حدیث کے مشکل مفردات اور جملوں کی نحوی و لغوی تشریح اور وضاحت کی جائے۔

- اعراب الحدیث النبوی الامام ابوالبقاء عبداللہ بن الحسین العکبری ۔**اس کتاب میں، کتاب جامع المسانید ابن الجوزی کے جملوں کی نحوی و لغوی تشریح کی گئی ہے۔علامہ ابن جوزی کی یہ کتاب زیادہ تر احادیث مسند احمد، و صحیح البخاری، و صحیح مسلم، و جامع الترمذی پر مشتمل ہے۔**
- شواہد التوضیع والتصحیح لمشکلات الجامع الصحیح الامام ابی عبداللہ محمد بن جمال الدین بن مالک ۔**اس کتاب میں صحیح بخاری کے مشکل جملوں کی نحوی و لغوی تشریح کی گئی ہے۔**
- عقود الزبر جد علی مسند الامام احمد حافظ السیوطی ۔**اس کتاب میں مسند احمد کی احادیث کے مشکل جملوں اور مفردات کی نحوی و لغوی تشریح کی گئی ہے۔**

38. الطب النبوی

حدیث نبوی کی ایسی کتب جو ایسی احادیث پر مشتمل ہیں جن میں کسی مرض کا علاج بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً

- کتاب الطب لامام حافظ ابونعیم الاصبہانی
- کتاب الطب من الکتاب والسنۃ علامۃ موفق الدین بن عبداللطیف البغدادی
- کتاب الطب النبوی علامۃ ابن القیم الجوزی
- مختصر فی الطب النبوی الحافظ السیوطی

39. تخریج الحدیث

حدیث نبوی کی ایسی کتب جو احادیث کی تخریج (کسی حدیث کی تمام یا زیادہ تر متون اور اسانید کو جمع کر کے اہل علم و نقاد حدیث اس پر حکم صادر کرتے ہیں) پر مشتمل ہوں۔

- نصب الرایۃ لاحادیث الہدایۃ الامام الحافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف الزیلعی
- المعتبر فی تخریج احادیث المنہاج والمختصر حافظ بدرالدین محمد بن عبداللہ الزرکشی
- البدر المنیر فی تخریج احادیث الرافعی الکبیر حافظ عمر بن علی الانصاری ابن الملقن
- الکافی الشاف فی تخریج احادیث الکشاف حافظ ابن حجر
- نتائج الافکار فی تخریج احادیث الاذکار احادیث الاذکار حافظ ابن حجر
- تخریج احادیث العادلین حافظ السخاوی
- مناہل الصفاء فی تخریج الشفاء حافظ السیوطی

40. مغازی و سیرت

سیرت کی کتابوں کا موضوع رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سوانح حیات لکھنا ہے۔ ان میں قدیم ترین کتاب سیرت ابن اسحاق ہے۔ اس کے بعد سیرت ابن ہشام کا نمبر آتا ہے۔ اس کے بعد کثیر تعداد میں سیرت پر کتابیں لکھی جا چکی ہیں جن میں سے زیادہ شہرت ان کتب نے پائی ہے:

- ابن جوزی کی جلاء الفہوم،
- ابن کثیر کی السیرۃ النبویہ
- ابن حزم کی جوامع السیرۃ

اردو اور انگریزی میں بھی سیرت پر بہت سی کتب لکھی جا چکی ہیں۔ ان کتابوں میں صحیح و ضعیف ہر قسم کی روایات پائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے یہ ضروری ہوتا ہے کہ ان کی چھان بین کر کے ان پر اعتماد کیا جائے۔ اعتماد کے لحاظ سے سیرت کی کتب کا درجہ حدیث کی کتب سے کم سمجھا جاتا ہے۔



41. تاریخ

تاریخ میں طبری کی تاریخ الامم و الملوک، بعد کی اکثر کتابوں کا ماخذ ہے۔ اس میں تاریخ سے متعلق ہر طرح کی روایات اکٹھی کر دی گئی ہیں۔ ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے متعلق روایات بھی شامل ہیں۔ بعد میں ابن خلدون کی تاریخ کو عالمی شہرت حاصل ہوئی۔ اعتماد کے لحاظ سے تاریخ کی کتب کا درجہ سیرت کی کتب سے بھی کم سمجھا جاتا ہے۔

طبقات کتب حدیث

حدیث کی طبقات میں تقسیم دو حوالے سے کی جاتی ہے:

- بحسابِ صحت
- بحسابِ کتب

صحت کے حساب سے طبقات:

ابن جوزی نے حدیث کے چھ طبقات بیان کئے ہیں۔

1) پہلے طبقہ میں وہ احادیث ہیں جنکی صحت پر امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ متفق ہیں ایسی احادیث متفق علیہ کہلاتی ہیں۔

2) دوسرے طبقہ میں وہ احادیث ہیں جن کو صرف امام بخاریؒ یا امام مسلمؒ نے بیان کیا ہے۔

3) تیسرے طبقے میں وہ احادیث ہیں جن کی سند صحیح ہے مگر ان دونوں بزرگوں میں سے کسی نے بیان نہیں کیا ہے۔

4) چوتھے طبقے میں وہ احادیث ہیں جن میں قدرے ضعف محتمل پایا جاتا ہے اور یہ احادیث حسن ہیں۔

5) پانچویں طبقے میں وہ احادیث ہیں جن میں شدید ضعف پایا جاتا ہے علماء کے نزدیک ان احادیث کے مراتب مختلف ہیں بعض نے ان کو حسن میں شمار کیا ہے اور یہ خیال کیا ہے کہ ان میں قوی تنزلزل نہیں پایا جاتا اور بعض نے ان کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ ان کے نزدیک ان روایات میں شدید تنزلزل پایا جاتا ہے ان احادیث کو "العلل المتناهية في الاحاديث الواهية" میں جمع کیا گیا ہے۔

6) چھٹے طبقہ میں موضوع روایات ہیں۔ موضوعات میں کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ روایت فی نفسہٖ موضوع اور من گھڑت ہوتی ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ دوسروں کا قول ہوتا ہے مگر اسے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم کی طرف منسوب کر دیا جاتا ہے۔ (اللألی المصنوعۃ ۲/۲۵۱)

کتب کے حوالے سے طبقات :

احادیث کی جامع کتابوں کی مختلف مراتب و منازل میں شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے صحت و قوت کے اعتبار سے کتب حدیث کے پانچ طبقات بتائے ہیں۔

طبقۂ اولی : وہ کتابیں ہیں جن کی جملہ احادیث حجت اور قابل استدلال ہیں بلکہ رتبۂ صحت کو پہنچی ہوئی ہیں، جو حدیث قوی کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ اس طبقہ میں تقریباً وہ تمام کتابیں داخل ہیں جو اسمِ صحیح کے ساتھ موسوم ہیں۔ اور بعض ان کے علاوہ ہیں۔ جیسے صحیح امام بخاری، صحیح امام مسلم، موطا امام مالک، صحیح ابن خزیمہ متوفی ۳۱۱ھ، صحیح ابن حبان متوفی ۳۵۴ھ، صحیح ابی عوانہ الاسفرائینی متوفی ۳۱۶ھ اور صحیح محمد بن عبدالواحد المقدسی الحنبلی ۶۳۴ھ وغیرہ۔

طبقۂ ثانیہ : وہ کتابیں ہیں جن کی احادیث اخذ و استدلال کے قابل ہیں، اگرچہ ساری حدیث صحت کے درجہ کو نہ پہنچی ہوں اور کسی حدیث کے حجت ہونے کے لئے اس کا رتبۂ صحت کو پہنچا ضروری بھی نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث حسن بھی حجت اور قابل استدلال ہے۔ اس طبقہ میں یہ کتابیں ہیں : ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی متوفی ۲۷۵ھ کی "سنن ابی داؤد"۔ ابوعیسی محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ کی جامع (سنن ترمذی)۔ امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ کی "مجتبیٰ" جس کو "سنن صغری" اور مطلق نسائی بھی کہتے ہیں۔ مسند احمد حنبل بھی اسی طبقہ میں ہے۔ اس لیے کہ اس میں جو بعض روایتیں ضعیف ہیں وہ حسن کے قریب ہیں۔

طبقۂ ثالثہ : ان کتابوں کا ہے جس میں صحیح، حسن، ضعیف، معروف، شاذ، منکر، خطاء، صواب، ثابت اور مقلوب سب قسم کی حدیث ملتی ہیں۔ اور ان کتابوں کو علماء کے درمیان زیادہ شہرت و مقبولیت حاصل نہ ہوئی ہو۔ ان کتابوں کی بعض روایتیں قابل استدلال ملتی ہیں اور بعض ناقابل استدلال۔ جیسے سنن ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ۔ مسند ابوداؤد طیالسی متوفی ۲۰۳ھ، مسند ابویعلی الموصلی متوفی ۳۰۷ھ، مسند البزار، مصنَّف عبدالرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ، مصنف ابوبکر ابن شیبہ متوفی ۲۳۵ھ، سلیمان ابن احمد

طبرانی متوفی ۳۶۰ھ کی تینوں معاجم: المعجم الکبیر، **(مطبوعہ)** المعجم الصغیر **(مطبوعہ)** "المعجم الوسیط" **(غیر مطبوعہ) احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ کی کتابیں:** "السنن الکبریٰ"، **دس جلدوں میں۔ (مطبوعہ)** "السنن الصغریٰ" **(ناپید ہے)** "الجامع المصنف فی شعب الایمان" **جو صرف شعب الایمان سے مشہور ہے (مطبوعہ ہے) سنن دار قطنی متوفی ۳۸۵ھ۔ ابونعیم کی** "الحلیہ" "تفسیر بن مردویہ" **اور** "الدرالمنثور" **وغیرہ۔ ان حضرات کا مقصد ان تمام روایتوں کو جمع کرنا ہے جو اُن کو مل جائیں، تلخیص و تہذیب، اور قابل عمل روایات کا انتخاب ان کا مقصد نہیں۔**

طبقۂ رابعہ: ان کتابوں کا ہے جن کی ہر حدیث پر ضعف کا حکم لگایا جائے گا بشرطیکہ وہ حدیث صرف اس کتاب میں ہو۔ اوپر کے طبقات کی کتب میں نہ ہو، جیسے شیرویہ بن شہر دار متوفی ۵۰۹ھ کی کتاب "فردوس الاخیار" **جس کا اختصار ان کے صاحبزادے شہر دار بن شیرویہ بن شہر دار متوفی ۵۵۸ھ نے کیا ہے۔ جس کا نام** مسند الدیلمی **ہے، جو مطبوعہ ہے۔ خطیب بغداد ابو بکر احمد بن علی متوفی ۴۶۳ھ کی کتابیں: تاریخ بغداد،** الکفایة فی علم الروایة، **(اصول حدیث میں)** اقتضاء العلم والعمل، "موضح اوہام الجمع والتفریق" **وغیرہ۔ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی متوفی ۴۰۳ھ کی کتابیں:** "حلیة الاولیاء" "طبقات الاصفیاء" **اور** "دلائل النبوة" **(مطبوعہ) وغیرہ۔ ابواسحاق جُوزجانی احمد بن عبداللہ محدث شام متوفی ۲۵۹ھ کی کتابیں:** "کتاب فی الجرح والتعدیل"، "کتاب الضعفاء" **(غیر مطبوعہ) وغیرہ۔ حکیم ترمذی کی** "نوادر الاصول" **ابن عدی کی** "الکامل" **عقیلی کی** "کتاب الضعفاء" "تاریخ الخلفاء" **اور تاریخ ابن عساکر وغیرہ۔**

طبقۂ خامسہ: موضوعات کی کتابوں کا ہے، جن میں صرف احادیث موضوعہ ہی ذکر کی جاتی ہیں۔ علماء محققین، محدثین و ناقدین نے بہت سی ایسی کتابیں لکھی ہیں جن میں وہ صرف احادیثِ موضوعہ کو تلاش کر کے لائے ہیں تاکہ عام اہلِ علم ان سے باخبر ہو کر دھوکہ میں آنے سے بچیں۔ چنانچہ علامہ ابن الجوزی کی "الموضوعات الکبریٰ" **اس سلسلہ کی مشہور کتاب ہے۔ اور جیسے امام سیوطی کی** "اللآلی المصنوعة فی الاحادیث الضعیفہ" **ملا علی قاری کی** "الموضوعات الکبریٰ" **اور** "المصنوع فی معرفة الموضوع" **شیخ طاہر پٹنی کی** "تذکرة الموضوعات" **ابن عُراق کی** "تنزیہ الشریعة عن الاخبار الشنیعة" **علامہ شوکانی کی** "الفوائد المجموعة" **ابن ابی الدنیا متوفی ۲۸۱ھ کی کتاب** "کتاب ذم الدنیا"، **علامہ قزوینی کی کتاب** "موضوعات المصابیح" **وغیرہ۔**

اوپر کی تفصیلات سے واضح ہے کہ صحاح ستہ میں سے صحیحین اور موطا امام مالک طبقہٗ اول میں داخل ہیں اور سنن ابن ماجہ طبقہ ثالث میں اور سنن ثلاثہ (ابو داؤد، ترمذی، نسائی) طبقہ ثانیہ میں۔ صحاح ستہ میں کوئی کتاب طبقہٗ رابعہ میں نہیں ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ